Practice Q#01 اسلامیات نام :- اقراء مقصود

سوال نمبر 1: سیرت طیبہ محمد ﷺ کی روشنی میں عظیم سپہ سالار کی خوبیاں بیان کیجیے۔ (CSS-16)

1. تعارف :-

حضرت محمد ﷺ کا اسوہ حسنہ تمام انسانیت کے لیے ایک نمونہ ہے چاہے وہ آپ ﷺ کی ذات بحیثیت سفارتکار ہوں۔ بحیثیت معلم ہوں یا بحیثیت عظیم جنگجو ہوں نیز زندگی کے ہر چھوٹے بڑے معاملات میں سیرت طیبہ ﷺ سے راہنمائی ملتی ہے۔ سرور کونین حضرت محمد مصطفی ﷺ ایک عظیم سپہ سالار تھے جس چیز کا اندازہ ہم اس حقیقت سے لگا سکتے ہیں آپ ﷺ کی زندگی مبارکہ میں 100 کے قریب غزوات و سرایات لڑی گئیں لیکن ان تمام جنگوں میں 1058 جانوں کا ضیاع ہوا۔ دنیا کی تاریخ میں ایسی حکمت عملی کی مثالیں کم ملتی ہیں جہاں جنگیں بھی کثیر تعداد میں لڑی گئی ہوں اور نقصانات بھی محدود سے محدود تر ہوا ہو۔ حضور ﷺ کے درج ذیل کارناموں یا خصوصیات سے ہم اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ ایک عظیم سپہ سالار میں کیا خصوصی طور پر خواص ہونے چاہیئے۔

2. حضرت محمد ﷺ کے نزدیک جنگ کے مقاصد :-

حضرت محمد ﷺ کی آمد سے قبل عرب سارا سال جنگوں میں مصروف رہتے تھے اور انکی لڑائیاں قبائلی تفاخر اور تکبر کو بحال کرنے اور اسی طرح کے مقاصد کے لیے لڑی جاتیں تھیں۔ حضرت محمد ﷺ نے جنگ کے مقاصد یکسر بدل دیے۔ آپ ﷺ کے تعین کردہ جنگ کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

1- جنگ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لیے لڑی جائے۔

2- اسلام کی اشاعت کے لیے دشمنانِ اسلام کے خلاف ہونی چاہیے۔

3- اسلام کی تبلیغ کی راہ میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے جنگ لڑنا جائز ہے۔

4- ظالم کے ظلم کے خلاف اور مظلوم کی مدد کے لیے لڑی جائے۔

5- فتنہ و فساد کا قلع قمع کرنے کے لیے۔

6- مسلمانوں کو ظلم سے بچانے کے لیے خاص طور پر وہ مسلمان جو غیر مسلم علاقوں میں محکوم ہیں اور ان پر ظلم کیا جا رہا ہے

2023.10.31 12:54

CamScanner

۵۔ حضرت محمدؐ کے تعین کردہ جنگ کے اصول۔

ایک عظیم سپہ سالار کا یہ خاصہ ہوتا ہے کہ وہ جنگ کے لیے بھی اصول و ضوابط متعین کرتا ہے۔ آپؐ جنگ کا حکم اپنے ذاتی مفاد کے لیے ہرگز نہ دیتے بلکہ اسلامی ریاست اور مسلمانوں کے تحفظ کے لیے دیتے۔ آپؐ کے مقرر کردہ جنگی اصول درج ذیل ہیں۔

(i) بھاگنے والے زخمی قیدی کو قتل نہ کیا جائے۔

(ii) ناتوان، بوڑھوں، بچوں، عورتوں اور گرجا کے متوالیوں وغیرہ پر حملہ نہ کیا جائے اور نہ ہی ان کو قتل کیا جائے۔

(iii) رات کی تاریکی میں حملہ نہ کیا جائے۔

(iv) سرسبز کھیتوں اور فصلوں کو نہ جلایا جائے۔

(v) درختوں کو نہ کاٹا جائے۔

(vi) مال و مویشیوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔

(vii) دشمن کی لاشوں کو مسمار نہ کیا جائے۔

(viii) کفار کی لاشوں یا قیدیوں کے سر نہ کاٹے جائیں اور کوئی اعضاء (کان، ناک) وغیرہ نہ کاٹا جائے۔

(ix) مسجدوں، خانقاہوں اور گرجا گھروں پر حملہ نہ کیا جائے۔

۶۔ حضرت محمدؐ کی جنگی حکمت عملی۔

آپؐ کی منظم جنگی حکمت عملی کی وجہ سے اللہ نے آپؐ کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ آپؐ نے نظم و ضبط کی ایسی مثالیں قائم کیں جن پر عمل کر کے فتح حاصل کی جا سکتی ہے۔

۱) سیاسی محاذ پر دشمن کا مقابلہ۔

حضرت محمدؐ نے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے سیاسی محاذ پر حکمت عملی ترتیب دی۔ آپؐ نے مدینہ کے یہودیوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جسے میثاق مدینہ کہتے ہیں۔ اس معاہدے کے تحت مدینہ کے یہودیوں اور مسلمانوں نے مل کر بیرونی حملے کے خلاف مدینہ کا دفاع کرنا تھا۔ اس معاہدے کو ایک دستور کی حیثیت حاصل تھی۔ پھر رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم کر کے انہیں متحد کیا۔ اس اتحاد سے مدینہ کی ریاست ہر لحاظ سے مضبوط ہو گئی جو بآسانی دشمن کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ اس کے علاوہ حضرت محمدؐ نے قریش مکہ کے ساتھ صلح حدیبیہ کا معاہدہ دستخط کیا جس میں سخت ترین شرائط کو قبول کیا۔ یہ نبی کریمؐ کی دوراندیشی تھی انہوں نے مستقبل کے لیے امن و امان

2023.10.31 12:54

CamScanner

قائم رکھنے کے لیے لائحہ عمل ترتیب دیا۔ قرآن مجید اسکو فتح مبین قرار دیتا ہے۔

(ب) دشمن کی خبر رسانی کی تدبیر۔

آپ ﷺ نے مدینہ کی ریاست کے دفاع کے لیے جاسوس مقرر کیے تھے جو مختلف علاقوں میں دشمن کی چالوں پر نظر رکھتے اور آپ ﷺ کو ان سے آگاہ کرتے۔ غزوہ بدر کے موقع پر کفار کے لشکر کی خبر مسلمانوں کو پہلے ہی ہو گئی تھی جیسے آپ ﷺ نے بروقت تیاری مکمل کی اور جنگ میں فتح نصیب ہوئی۔

(ج) ہر کام میں رازداری۔

آپ ﷺ ہر کام میں رازداری کی ترغیب دیتے تھے۔ بحیثیت سپہ سالار آپ ﷺ جنگ کے معاملات میں رازداری سے کام لیتے اور بروقت تک کسی کو یہ نہ بتاتے کہ حملہ کس سمت سے ہو گا۔ فتح مکہ کے موقع پر کفار کے لشکر کو مسلمانوں کی لشکر کشی کی خبر نہ ہو سکی چنانچہ مسلمان مکہ پہنچ گئے اور اچانک مسلمانوں کو دیکھ کر کفار پر ہیبت طاری ہو گئی اور انکے حوصلے پست ہو گئے۔ ہجرت مدینہ کے دوران بھی آپ ﷺ نے رازداری کو فوقیت دی۔

(د) مشاورت سے کام لینا۔

آپ ﷺ بحیثیت سپہ سالار جنگ کے معاملات میں بھی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشاورت کرتے تھے۔ غزوہ خندق کے موقع پر آپ ﷺ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے پر خندق کھودی۔ جس سے انکو کامیابی نصیب ہوئی۔

(ھ) فوجی دستوں کی تعیناتی اور صف بندی۔

آپ ﷺ جنگ کے دوران فوجوں کو ترتیب سے صف بندی میں کھڑا کرتے اور خود انکا جائزہ لیتے۔ آپ ﷺ دس مجاہدین پر ایک امیر کو مقرر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر فوجی دستے ایک پانی کے چشمے پر کھڑے کیے اور یہ جگہ تھوڑی اونچی تھی جس سے کفار کو یہ تاثر گیا کہ مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اسکے علاوہ غزوہ احد کے موقع پر آپ ﷺ نے 50 فوجیوں پر مشتمل دستے کو جبل حنین پر کھڑا کیا۔

(۶) کمانڈر کا تقرر -

حضرت محمدؐ نے مختلف مشن کو پورا کرنے کے لیے کمانڈر کا تعین کر رکھا تھا۔ مثلاً آپؐ نے ایک عیسائی یہودی کو معاذ بن جبل کے زیر اثر کمانڈو کو بھیج کر مشن کے تحت قتل کروایا۔

(۷) - زندگی ساز و سامان کی تیاری -

آپؐ جنگی ساز و سامان کو اکٹھا کرنے کا صحابہ کرامؓ کو حکم دیتے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا کہ دشمنوں پر ہیبت طاری رہے۔ اس چیز کا حکم اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال میں دیا ہے۔

مفہوم: "اور جنگی ساز و سامان قوت سے گھوڑوں سے تیار رکھو اور دشمن کو شکست دو۔ اس چیز سے جو تمہارے دشمن ہیں ان پر اور جو تمہارے دشمن نہیں ان پر اور ان کے علاوہ دوسروں پر ہیبت طاری ہو گی۔ جن کو تم نہیں جانتے لیکن اللہ خوب جانتا ہے۔"

(الانفال: ۶۰)

(۸) حضرت محمدؐ کے عہد میں کم جانی والی غزوات و سریات کا جائزہ:

حضرت محمدؐ نے اپنی زندگی میں تقریباً 28 غزوات اور 62 سریات میں شرکت کی۔ لیکن ان تمام جنگوں میں صرف 1058 جانیں ضائع ہوئیں۔ جن میں 259 مسلمان شہید ہوئے اور کفار کے مقتولین کی تعداد 759 تھی۔ تقریباً ایک سو کے قریب جنگوں کے قیدی 1564 تھے جن میں سے صرف دو قیدیوں کو سخت سزا ملی۔ ان میں سے بیشتر کو آپؐ نے فتح مکہ کے موقع پر آزاد کر دیا تھا۔ ان حقائق سے ہم اس چیز کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ آخر نبی کریمؐ کی جنگی حکمت عملی تھی جس کی وجہ سے بہت تھوڑا نقصان ہوا۔ اور آپؐ جنگوں کو محدود سے محدود تر رکھتے تھے۔

حاصل کلام:

مندرجہ بالا پیش کیے گئے حوالہ جات اور اصولوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمدؐ بلاشبہ ایک بہترین سپہ سالار تھے۔ ان میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو ایک کامیاب اور دور اندیش سپہ سالار میں ہونی چاہئیں۔ آپؐ نے اپنے اسوۂ حسنہ اور سیرتِ طیبہ سے واضح کیا ہے کہ ایک سپہ سالار کو جنگ کے دوران کن انسانی حقوق کا خیال رکھنا چاہیے اور کس طرح سے وہ اپنی بصیرت اور فہم و فراست کو استعمال کر کے کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

2023.10.31 12:54
CamScanner